اُمّ المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا

مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ

یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی تنہا یہی حقیقی بہن تھیں، ان کی والدہ زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہا تھیں جو مشہور صحابی حضرت عثمان بن مظعون کی بہن تھیں اور خود بھی صحابیہ تھیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی ولادت بعثت نبوی سے ۵ سال پہلے ہوئی تھی، اس لحاظ سے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریباً ۳۵ سال چھوٹی تھیں۔

ہجرت سے پہلے ان کا نکاح حضرت خنیسؓ بن حذافہ سہمی نامی ایک صحابی سے ہوا تھا اور ان ہی کے ساتھ انھوں نے مدینہ منورہ ہجرت کی تھیں۔ حضرت خنیسؓ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور راجح قول کے مطابق بدر ہی میں ان کے کاری زخم آئے جن سے وہ جانبر نہیں ہوسکے تھے۔ اور کچھ ہی عرصہ کے بعد انہی زخموں کی وجہ سے شہادت پائی۔ حضرت خنیسؓ کے انتقال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی بیٹی فکر ہوئی۔ یہ غزوۂ بدر کے بعد کا زمانہ ہے۔ اسی موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حضرت حفصہؓ کے نکاح کی پیشکش کی۔ انھوں نے غور کرنے کے لیے کچھ وقت مانگا۔ اور چند دن کے بعد معذرت کردی۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہی پیش کش کی، مگر انھوں نے خاموشی اختیار کی اور کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے ان کی خاموشی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ ناگوار گزری، اس کے کچھ ہی عرصہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہؓ کے لیے پیام دیا اور جب یہ نکاح ہوگیا تب حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ سے ملے اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ جب تم نے مجھ سے حفصہ سے نکاح کی خواہش کی تھی اور میں خاموش رہا تھا تو تم اس سے رنجیدہ ہوئے تھے۔ اصل میں قصہ یہ تھا کہ مجھے یہ معلوم ہوچکا تھا کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ حفصہ کو اپنے نکاح میں لینے کا ہے۔ اور اسی وجہ سے میں نے تمھاری پیشکش کا کوئی جواب نہیں دیا تھا، میں یہ بھی مناسب نہیں سمجھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات ابھی راز میں رکھی تھی، میں اس کو ظاہر کردوں۔ اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارادہ میرے علم میں نہ ہوتا تو میں ضرور تمھاری پیش کش قبول کرلیتا۔ یہ ساری تفصیلات صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت حفصہؓ کے بھائی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی کی روایت سے موجود ہیں۔ حدیث کی ایک اور کتاب مسند ابویعلیٰ میں اتنی بات کا اور اضافہ ہے کہ جب حضرت عثمانؓ نے حضرت عمرؓ کی پیش کش قبول کرنے سے معذرت ظاہر کردی تو حضرت عمرؓ نے اس کا شکوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ جس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حفصہ کو عثمانؓ سے بہتر شوہر دے گا اور عثمان کو تمھاری بیٹی حفصہ سے بہتر بیوی۔ چنانچہ کچھ ہی دنوں کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہی کی دوسری صاحبزادی حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا سے ہوا اور حضرت حفصہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کا شرف ملا۔

حضرت حفصہ کے مناقب میں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں قرآن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں قرآن مجید کا جو نسخہ مکمل شکل میں مرتّب و مدوّن کیا گیا تھا، وہ نسخہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ہی کی تحویل میں رہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں جب ضرورت پڑی کہ قرآن مجید کے یکساں نسخے مرکز خلافت ہی سے مدون و مرتب کرا کے عالَم اسلام میں بھیجے جائیں تو حضرت حفصہؓ کے پاس محفوظ نسخہ کو بنیاد مانا گیا تھا۔ عہدِ فاروقی کے بعد اس نسخہ کی حفاظت کا شرف حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حصہ میں آنا یقیناً ان کی قابل ذکر فضیلت ہے۔ اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ۴۵ھ میں انتقال فرمایا۔ اس وقت ان کی عمر قریباً ۶۳ سال تھی۔ ان تعارفی وتمہیدی کلمات کے بعد وہ حدیث پڑھیے جس میں اللہ کے مقرب فرشتے حضرت جبرائیل کی زبانی حضرت حفصہ کے بارے میں ایک شہادت نقل ہوئی ہے اور اسی کی وجہ سے واقعہ یہ ہے کہ حضرت حفصہؓ کے فضائل میں تنہا یہی حدیث بالکل کافی ہے۔

عَنْ قَيْسِ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً ثُمَّ ارْتَجَعَهَا وَ ذَالِکَ اَنَّ جِبْرَائِيْلَ قَالَ لَهٗ ارْجِعْ حَفْصَةَ فَاِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَ اِنَّهَا زَوْجَتُکَ فِي الْجَنَّةِ.

ترجمہ: قیس ابن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو ایک مرتبہ طلاق دی پھر رجوع فرمالیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ رجعت کرلیں اور اس لیے کہ وہ بہت روزہ رکھنے والی اور بہت نماز پڑھنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ کی یہاں حضرت حفصہؓ کی قدر ومنزلت اور مقبولیت ومحبوبیت کا اندازہ کرنے کے لیے یہ حدیث بالکل کافی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی وجہ سے ان کو طلاق دے دی تو اللہ نے نہ صرف حضرت جبرائیل کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رجعت کرنے کا حکم بھیجا بلکہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی سیرت وکردار کے بارے میں یہ سند اور یہ شہادت بھی عطا فرمائی کہ یہ دن کو کثرت سے روزہ رکھتی ہیں اور رات کو اللہ کی بارگار میں کھڑے ہوکر نماز پڑھتی ہیں اور یہی نہیں، بلکہ اس سے آگے بڑھ کر یہ خوشخبری بھی سنائی کہ جنت میں بھی ان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کا شرف مقدر ہو چکا ہے۔

یہ بات تحقیقی طور پر نہیں معلوم ہوسکی کہ طلاق کے اس واقعہ کا اصل سبب کیا تھا۔ البتہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ طلاق اور رجعت ان دونوں کے سلسلہ کا یہ واقعہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں پیش آیا اسی سے اُمّت کو طلاق اور رجعت کا صحیح اور مسنون طریقہ عملی طور پر معلوم ہوا۔ ہوسکتا ہے کہ اس واقعہ کے پیش آنے کی ایک حکمت اسی طریقہ کی تعلیم ہو……اس کے علاوہ یہ بھی اسی واقعہ کی برکت ہے کہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی بلندی مقام اور ان کے وہ خاص اوصاف جو اس کا سبب بنے اور پھر ان کا جنتی ہونا، یہ سب معلوم ہوگیا۔ رضی اللہ عنہا وارضاہا۔

☆……☆……☆